دل کی بات

عدالتِ عظمیٰ کا تاریخی فیصلہ

گزشتہ ماہ عدالتِ عظمیٰ پاکستان کے مکمل بنچ نے ججوں کی تقرری اور تبادلوں کے طریقِ کار سے متعلق ایک آئینی درخواست پر جو تاریخی فیصلہ صادر فرمایا اس کی گونج ابھی تک سنائی دے رہی ہے۔ فیصلہ کے مطابق "ججوں کی مستقل آسامیاں موجود ہوں تو عبوری جج مقرر نہیں کیے جاسکتے لہذا خالی آسامیوں پر فوراً مستقل جج مقرر کیے جائیں۔ عبوری ججوں کو مستقل کیا جائے یا انہیں متعلقہ عدالت میں واپس بھیج دیا جائے۔ قائم مقام چیف جسٹس مشورہ دینے کا اہل نہیں ہے۔ ججوں کی تقرری و مستقلی کے بارے میں چیف جسٹس صاحبان سے ہی مشورہ لیا جائے۔ اس کے علاوہ کئی اہم نکات اس فیصلہ میں شامل ہیں۔

عدالت عظمیٰ کے اس فیصلہ سے حکومتی ایوان میں زلزلہ آگیا ہے۔ کیونکہ اس فیصلے پر عملدر آمد کی صورت میں حکومتی ہیرا پھیریوں اور بد دیانتیوں کا راستہ بند ہوگا اسی لئے حکومت نے اسے اپنے خلاف فیصلہ تصور کر کے عدالت عظمیٰ کے خلاف کھلی جنگ شروع کردی ہے اور فیصلے پر عملدر آمد کی راہ میں حائل ہے۔ موجودہ اور سابقہ حکومتوں نے پاکستان میں عدلیہ کے وقار کو بری طرح مجروح کیا۔ اسی وجہ سے ملک کے عدالتی نظام سے لوگوں کا اعتماد اُٹھ چکا ہے اور کرپشن میں اضافہ ہوا ہے۔ وزیرِ عظمیٰ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ "ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ روشن خیال جج لگائے جائیں" (جنگ ۲۵ مارچ ۹۶ء)

جن ججوں کو حکومت "روشن خیال" کہتی ہے عوام انہیں "جیالے" کا نام دیتے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اس تاریخ ساز فیصلہ سے قوم میں عدالتی نظام پر اعتماد بحال ہوا ہے۔ عدلیہ اور انتظامیہ کی علیحدگی سے عوام کو ظلم سے نجات ملی ہے۔ مستقل ججوں کی تقرری سے نااہل افراد کےلئے انصاف کی کرسی تک پہنچنا مشکل ہوا ہے۔ جو کسی نہ کسی طریقے سے مختلف ادوار میں اس کرسی پر براجمان رہے۔ اور انہی لوگوں کی وجہ سے عدالتی وقار بھی مجروح ہوتا رہا۔ اس وقت وزیرِ عظمیٰ، عدالت عظمیٰ پر سخت برہم اور مشتعل ہیں اور عدالت ان کے طعن و تنقید کی زد میں ہے۔ یہ فیصلہ تو تاریخ کرے گی کہ کون جیتا اور کون ہارا۔ لیکن جناب چیف جسٹس آف پاکستان نے قانون کی حکمرانی اور قانون کی جیت کا سنگ بنیاد رکھ دیا ہے۔ اس بنیاد کو اکھاڑنا اب کسی کے بس کا کھیل نہیں۔ کوئی کھیلنا چاہے تو کھیل کر دیکھ لے! انشاءاللہ منہ کی کھائے گا۔

سرکاری ادبی جریدے "ماہِ نو" میں قادیانیت کی تبلیغ:

حال ہی میں وزارت اطلاعات کی سرپرستی میں شائع ہونے والے ادبی جریدے ماہنامہ "ماہِ نو" لاہور کے